93529 ـ دوران وضوء یا نماز یا روزہ کے دوران نیت توڑنا

سوال

علامہ سعدی رحمہ اللہ فتاوی السعدیۃ صفحہ (228) میں لکھتے ہیں:عبادت کی نیت توڑنے کی دو قسمیں ہیں:
ایك قسم تو وہ ہے جو عبادت کو کچھ نقصان اور ضرر نہیں دیتی یہ وہ نیت ہے جو عبادت پوری کرنے کے بعد ہو.....
اور دوسری قسم وہ ہے کہ دوران عبادت نیت توڑی جائے.... تو اس سے عبادت صحیح نہیں رہتی.... "
تو کیا سعدی رحمہ اللہ کی کلام کا معنی یہ ہے کہ اگر مجھے وسوسہ یا اندیشہ آئے کہ میں روزہ توڑ دوں تو کیا اس سے میرا روزہ ٹوٹ جائیگا؟
اور اگر یہ وسوسہ اور اندیشہ بغیر نیت کے ہی آ جائے تو کیا اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائیگا ، اور ا سکا حکم کیا ہے ؟
اور اسی طرح وضوء کے دوران مجھے شك سا ہوتا ہے کہ مثلا پیشاب آیا ہے لیکن ہوتا نہیں، اور بعض اوقات وضوء توڑنے کی نیت کی ہوتی ہے اور پھر اسی طرح کچھ نہ پانے کے بعد وضوء پورا کر لیتا ہوں، تو کیا نیت ٹوٹنے کی بنا پر وضوء شروع سے دوبارہ کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب انسان عبادت کے دوران اسے توڑنے کی نیت کرے تو وہ باطل ہو جاتی ہے، اور صرف حج اور عمرہ کے علاوہ اس سے کوئی چیز مستثنی نہیں، نہ تو یہ دونوں نیت توڑنے سے باطل ہوتے ہیں، اور نہ ہی توڑنے کی صراحت کے ساتھ، بلکہ وہ حرام کی حالت میں ہی رہے گا حتی کہ وہ حج یا عمرہ مکمل نہ کر لے، یا پھر کسی رکاوٹ کی بنا پر احرام سے حلال نہ ہو جائے.

مغنی ابن قدامہ میں ہے:

" اور اگر وہ صحیح نیت کے ساتھ اس ـ نماز ـ کو شروع کرے، پھر اسے توڑنے اور نماز سے باہر نکلنے کی نیت کی نماز باطل ہو جاتی ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کا قول یہی ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 278).

اور زاد المستقنع کےباب الصلاۃ میں لکھا ہے:

" اگر اس نے دوران نماز ہی نماز كاٹ دى، يا اس ميں تردد كيا تو نماز باطل ہو گئى "

اور باب الصوم ميں لكھا ہے:

" اور جس نے روزہ افطار كرنے كى نيت كى تواس كا روزہ افطار ہو گيا ".

ليكن شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہنے اس كى شرح ميں راجح يہ قرار ديا ہے كہ: تردد سے نماز باطل نہيں ہوتى.

ديكھيں: الشرح الممتع (1 / 486).

اور تردد كى طرح ہى يہ بھى كہ اگر كسى نے دروازہ كھٹكھٹانے كى آواز سنى، ت واسے تردد ہوا كہ آيا نماز چھوڑ دے يا نماز جارى ركھے ؟

اس سے يہ ظاہر ہوا كہ جس نے عبادت توڑنے كا عزم كر ليا تو اس كى عبادت باطل ہو جائيگى، ليكن اگر يہ فقط وسوسہ ہو تو اس سے عبادت باطل نہيں ہو گى.

اس بنا پر صرف وسوسہ اور انديشہ روزے كو نہيں توڑے گا جب تك كہ روزہ توڑنے كا عزم اور نيت نہ كى جائے، اور اسى طرح اگر دوران وضوء پيشاب خارج ہونے كا شك ہوا اس نے وضوء چھوڑ كر ديكھا ليكن وضوء توڑنے كى نيت نہ كى، اور كچھ نہ پايا تو اس سے ا سكا وضوء باطل نہيں ہو گا.

اور اسى طرح اگر اس نے وضوء توڑنے اور قطع كرنے كى نيت كر لى تو اس كا وضوء ٹوٹ جائيگا، اس ليے اسے باقى مانندہ وضوء مكمل كرنا جائز نہيں ہو گا، بلكہ نئے سرے سے وضوء كرنا ہو گا.

الانصاف ميں لكھا ہے:

" اگر اس نے دوران طہارت يعنى وضوء كے دوران نيت باطل كرلى تو جتنا وضوء كيا ہے صحيح مذہب كے مطابق وہ وضوء باطل ہو جائيگا، اسے ابن عقيل نے اور شرح ابن عقيل ميں المجد نے اختيار كيا، اور دونوں رعاۃ اور دونوں الحاوى ميں اسے مقدم كيا ہے.

اور ايك قول يہ ہے: جتنا وضوء كيا جا چكا ہے اس سے وہ باطل نہيں ہو گا، مصنف نے اسے المغنى ميں بالجزم يہى كہا ہے " انتہى.

ديكھيں: الانصاف (1 / 151).

وسوسہ سے بچنا ضرورى ہے، كيونكہ شيطان انسان كے پاس آكر اسے يہ خيال كراتا ہے كہ اس كى ہوا يا پيشاب

خارج ہوا ہے، اور بعض اوقات تو انسان اس میں حد سے بڑھ جاتا ہے اور پھر جو عبادت بھی کرنے لگے اس میں اسے شك ہی ہونے لگتا ہے، جس سے اسے شدید قسم کی تنگی اور حرج پیدا ہوتا ہے.

اس اہمیت کے پیش نظر آپ سوال نمبر (62839) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .